محبت الٰہی

محبت الٰہی خالق و مخلوق کے باہمی رشتہ کا مضبوط ترین پیوند اور فطرت انسانی کا جزو اعظم ہے۔خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی محبت الٰہی کے لئے کیا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِيَعۡبُدُوۡنِ۔(الذاریات)

انسان کے پیدا کرنے کا مقصد اور غرض یہی ہے کہ وہ خداتعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور اس دائمی زندگی بخشنے والے سمندر میں ہمیشہ غوطہ زن رہے۔جیسا کہ کسی شخص کا قول ہے کہ

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ اطاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیان

خدا تعالیٰ مومن کی یہ علامت بتاتا ہے کہ وَالَّذِيۡنَ آمَنُوۡا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔(البقرہ)

اور جو لوگ مومن ہے وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

قرآن کریم بتاتا ہے کہ انسان اس وقت تک کبھی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ عملاً خدا تعالیٰ سے ایسی محبت نہ کرے کہ اس کے مقابلہ میں نہ ماں باپ کی محبت ٹھہر سکے، نہ بیٹوں کی محبت ٹھہر سکے، نہ بھائیوں کی محبت ٹھہر سکے، نہ بیوی کی محبت ٹھہر سکے، نہ قبیلہ اور قوم کی محبت ٹھہر سکے۔خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ:

جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں اس کے متعلق سمجھ لو کہ اسے حلاوت ایمان حاصل ہو گئی ہے۔اوّل یہ کہ خدا اور اس کا رسول اس کی نگاہ میں تمام ماسوا سے زیادہ مقبول ہو، دوم انسان دوسرے سے محض اللہ کے لئے محبت کرے، سوم ایمان لانے کے بعد وہ کفر کی طرف لوٹنا ایسا ہی نا پسند کرے جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کے نظارے دیکھ کر مکہ کے لوگ سچ ہی تو کہتے تھے کہ

عَشِقَ مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ۔کہ محمد ﷺ تو اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ آپ اپنے رب کے سچے عاشق تھے۔آپ کی محبت کا اظہار نمازوں، عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی سے خوب عیاں ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت الٰہی کا یہ حال تھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی یہ دعا بڑے شوق سے اپنی دعاؤں میں شامل کرتے تھے

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت بھی جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔میں تجھ سے ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔اے اللہ! اپنی اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل، اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔"

معزز سامعات! جس سے محبت ہو اس کی ہر چیز سے بھی پیار ہو جاتاہے۔جب سال کی پہلی بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے زبان پر لیتے۔اور فرماتے ہمارے ربّ سے یہ تازہ نعمت آتی ہے۔اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

فرض نمازوں کے علاوہ بالخصوص رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی گہری محبت سے سرشار ہو کر نہایت خشوع و خصوع سے بہت لمبی اور خوبصورت نماز پڑھا کرتے تھے۔اپنے ربّ کی عبادت آپ کو ہر دوسری چیز سے زیادہ پیاری تھی۔آپ کے پاس بیک وقت نو بیویاں رہیں اپنی عزیز ترین بیوی حضرت عائشہؓ کے ہاں آپ کی نویں دن باری آتی تھی۔ایک دفعہ موسم سرما کی سرد رات کو ان کے لحاف میں داخل ہو جانے کے بعد ان سے فرمانے لگے کہ اے عائشہؓ اگر اجازت تو آج رات میں اپنے ربّ کی عبادت میں گزار لوں۔انہوں نے بخوشی اجازت دے دی اور آپ نے وہ ساری رات عبادت میں بسر کی اور روتے روتے سجدہ گاہ تر کر دی۔

معزز سامعات! انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کا اکثر ذکر کرتا ہے۔مشہور محاورہ ہے

مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ ذِكْرَهٗ

حضرت اماں جانؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام گھر میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کا بکثرت ورد کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی زندگی کا جو چارٹ پیش کیا ہے اس میں فرماتے ہیں :

"بیت الذکر میرا مکان ہے۔نیک لوگ میرے بھائی اور یاد الٰہی میری دولت اور خدا کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔"

نمازوں کا التزام آپ علیہ السلام کو زندگی کے آخری سانس تک رہا۔ چنانچہ جب آپ اس عالم فانی سے رخصت ہو رہے تھے اس وقت نیم بے ہوشی کی سی حالت تھی آپ نے پوچھا کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا؟ عرض کیا گیا کہ ہو گیا ہے۔ اس پر آپ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیّمم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی۔اسی حالت میں تھے کہ غشی طاری ہو گئی اور نماز پوری نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا کیا صبح کی نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہو گیا ہے۔آپ نے پھر نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی۔مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ سنائی دیتے تھے: "اللہ! میرے پیارے اللہ!"

آپ کو اللہ تعالیٰ سے کس قدر محبت اور عشق تھا اس کا ان مناجات سے پتہ چلتا ہے جس میںآپ فرماتے ہیں:

اے خدا اے کارسازو۔عیب پوش و کردگار   اے میرے پیارے محسن میرے پروردگار

اے میرے یار یگانہ اے میری جان کی پناہ   بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار

اے میرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو   نیک دن ہو گا وہی جب تجھ پہ ہویں ہم نثار

بالآخر میں اپنی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پر ختم کرتی ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں۔کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔میں کیا کروں اور کس طرح اس خوش خبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے۔تا لوگ سن لیں۔اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح)

وَ آخِرُ دَعْوَنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(ناصر احمد طاہر، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ااااااااااا